احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

جمعہ 25 نومبر 2011ء

روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FR-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعہ 25 نومبر 2011ء 28 ذی الحج 1432 ہجری 25 نبوت 1390 ہش جلد 61-96 نمبر 266

کمالات خداوندی کا قالب

حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ (متوفّٰی 1297ھ) فرماتے ہیں۔

’’جتنی بڑی عطا ہوگی اتنا ہی بڑا ظرف چاہئے۔ اس لئے یہ ضرور ہے کہ جس میں ظہورِ کامل ہو جملہ کمالات خداوندی کیلئے بمنزلہ قالب ہو......ہم اسی کو عبدِ کامل اور سیدالکونین اور خاتم النبیّین کہتے ہیں۔

(انتصارالاسلام صفحہ 45 از حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ مطبع مجتبائی دہلی 1319ھ)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

وہ روحانی حسن جس کو حسن معاملہ سے موسوم کیا گیا ہے وہ اپنی کششوں میں ایسا سخت اور زبردست ہے کہ ایک دنیا کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے اور زمین وآسمان کا ذرّہ ذرّہ اس کی طرف کھینچا جاتا ہے اور قبولیت دعا کی بھی درحقیقت فلاسفی یہی ہے کہ جب ایسا روحانی حسن والا انسان جس میں محبت الٰہیہ کی روح داخل ہو جاتی ہے۔ جب کسی غیر ممکن اور نہایت مشکل امر کے لئے دعا کرتا ہے اور اس دعا پر پورا پورا زور دیتا ہے تو چونکہ وہ اپنی ذات میں حسن روحانی رکھتا ہے اس لئے خدا تعالیٰ کے امر اور اذن سے اس عالم کا ذرّہ ذرّہ اس کی طرف کھینچا جاتا ہے۔ پس ایسے اسباب جمع ہو جاتے ہیں جو اس کی کامیابی کے لئے کافی ہوں۔ تجربہ اور خدا تعالیٰ کی پاک کتاب سے ثابت ہے کہ دنیا کے ہر ایک ذرّہ کو طبعاً ایسے شخص کے ساتھ عشق ہوتا ہے اور اس کی دعائیں ان تمام ذرّات کو ایسا اپنی طرف کھینچتی ہیں جیسا کہ آہن ربا لوہے کو اپنی طرف کھینچتا ہے۔ پس غیر معمولی باتیں جن کا ذکر کسی علم طبعی اور فلسفہ میں نہیں اس کشش کے باعث ظاہر ہو جاتی ہیں اور وہ کشش طبعی ہوتی ہے۔ جب سے کہ صانع مطلق نے عالم اجسام کو ذرات سے ترکیب دی ہے ہر ایک ذرّے میں وہ کشش رکھی ہے اور ہر ایک ذرّہ روحانی حسن کا عاشق صادق ہے اور ایسا ہی ہر ایک سعید روح بھی۔ کیونکہ وہ حسن تجلّی گاہِ حق ہے۔ وہی حسن تھا جس کے لئے فرمایا گیا۔ **اسجدوا لادم** ....۔ اور اب بھی بہتیرے ابلیس ہیں جو اس حسن کو شناخت نہیں کرتے مگر وہ حسن بڑے بڑے کام دکھلاتا رہا ہے۔

نوح میں وہی حسن تھا جس کی پاس خاطر حضرت عزت جلّشانہ کو منظور ہوئی اور تمام منکروں کو پانی کے عذاب سے ہلاک کیا گیا۔ پھر اس کے بعد موسیٰ بھی وہی حسن روحانی لے کر آیا جس نے چند روز تکلیفیں اٹھا کر آخر فرعون کا بیڑا غرق کیا۔ پھر سب کے بعد سیدالانبیاء وخیرالوریٰ مولانا وسیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ایک عظیم الشان روحانی حسن لے کر آئے جس کی تعریف میں یہی آیت کریمہ کافی ہے۔ **دنیٰ فتدلیٰ** .... یعنی وہ نبیؐ جناب الٰہی کے بہت نزدیک چلا گیا۔ اور پھر مخلوق کی طرف جھکا اور اس طرح پر دونوں حقوں کو جو حق اللہ اور حق العباد ہے ادا کر دیا۔ اور دونوں قسم کا حسن روحانی ظاہر کیا۔ اور دونوں قوسوں میں وتر کی طرح ہو گیا۔ یعنی دونوں قوسوں میں جو ایک درمیانی خط کی طرح ہو اور اس طرح اس کا وجود واقع ہوا جیسے یہ............

اس حسن کو ناپاک طبع اور اندھے لوگوں نے نہ دیکھا جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: **ینظرون الیک**......۔ یعنی تیری طرف وہ دیکھتے ہیں مگر تو انہیں دکھائی نہیں دیتا۔ آخر وہ سب اندھے ہلاک ہو گئے۔

(براہین احمدیہ۔ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 220)

خلافت سے فیض پانے کی شرط

سیدنا وامامنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیان فرماتے ہیں:۔

’’تمکنت حاصل کرنے اور نظام خلافت سے فیض پانے کے لئے سب سے پہلی شرط یہ ہے کہ نماز قائم کرو۔ کیونکہ عبادت اور نماز ہی ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے والی ہوگی ورنہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے اس انعام کے بعد اگر تم میرے شکرگزار بنتے ہوئے میری عبادت کی طرف توجہ نہیں دو گے تو نافرمانوں میں سے ہو گے۔ پھر شکرگزاری نہیں ناشکرگزاری ہو گی اور نافرمانوں کے لئے خلافت کا وعدہ نہیں ہے بلکہ مومنوں کے لئے ہے۔ پس یہ انتباہ ہے ہر اُس شخص کے لئے جو اپنی نمازوں کی طرف توجہ نہیں دیتا۔ کہ نظامِ خلافت کے فیض تم تک نہیں پہنچیں گے۔ اگر نظام خلافت سے فیض پانا ہے تو اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی تعمیل کرو کہ یَعۡبُدُوۡنَنِیۡ یعنی میری عبادت کرو۔ اس پر عمل کرنا ہوگا۔ پس ہر احمدی کو یہ بات اپنے ذہن میں اچھی طرح بٹھا لینی چاہیے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے اس انعام کا جو خلافت کی صورت میں جاری ہے فائدہ تب اُٹھا سکیں گے جب اپنی نمازوں کی حفاظت کرنے والے ہوں گے۔‘‘

(خطبات مسرور جلد 5 صفحہ 151)

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2011ء مرسلہ نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی آمد

☆ مکرم ڈاکٹر عباس باجوہ صاحب آرتھوپیڈک سرجن

☆ مکرمہ ڈاکٹر آصفہ عباس باجوہ صاحبہ گائنا کالوجسٹ

دونوں ڈاکٹر مورخہ 27 نومبر 2011ء کو فضل عمر ہسپتال ربوہ تشریف لا کر مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ ضرورت منداحباب استفادہ کیلئے پرچی روم سے پرچی بنوالیں اور رجسٹریشن کروالیں۔ مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رجوع فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

مکرم دوست محمد شاہد صاحب مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر نمبر 640

صوفی کون ہے؟

(فرمان حضرت خواجہ نظام الدین بدایونیؒ)

پوچھا کہ صوفی کسے کہہ سکتے ہیں فرمایا جس کا دل ابراہیمؑ کی طرح سلیم ہو یعنی دنیاوی محبت سے بری فرمان خدا کو بجالانے والا ہو۔ اور جس کی تسلیم اسمٰعیلؑ کی سی تسلیم ہو۔ جس کا اندوہ داؤدؑ کے اندوہ کا سا۔ اور جس کا فقر عیسیٰؑ کے فقر کا سا۔ اور جس کا صبر ایوبؑ کے صبر کا سا۔ اور جس کا شوق موسیٰؑ کے شوق کا سا۔ اور جس کا اخلاص حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے اخلاص کا سا ہو۔

(اردو ترجمہ افضل الفوائد حصہ اوّل صفحہ 68-69)

دنیائے تصوف کے چار عالم

(حضرت خواجہ نصیر الدین چراغ دہلوی کی تصریحات)

''میں نے شیخ الاسلام شیخ بہاؤالدین زکریا قدس اللہ سرّہ العزیز کے اوراد میں لکھا دیکھا ہے۔ کہ وہ چار عالم یہ ہیں۔ ناسوت، ملکوت، جبروت اور لاہوت۔ پھر ہر ایک کی شرح یوں بیان فرمائی ہے۔ کہ

عالم ناسوت عالم حیوانات ہے۔ اور اس کا فعل حواس خمسہ سے ہے۔ جیسے کھانا، پینا، سونگھنا، دیکھنا اور سننا۔ جب سالک ریاضت اور مجاہدہ کر کے اس عالم سے گزرتا ہے تو ان تمام صفات سے دوسرے عالم میں جسے عالم ملکوت کہتے ہیں پہنچتا ہے۔

یہ عالم عالمِ فرشتگان ہے۔ اس کا فعل تسبیح، تہلیل، قیام، رکوع اور سجود ہے۔ جب اس عالم سے گزرتا ہے۔ تو تیسرے عالم میں پہنچتا ہے۔ جسے عالم جبروت کہتے ہیں۔

یہ عالم روح ہے۔ اور اس کا فعل صفات حمیدہ ہیں۔ جیسے شوق، ذوق، محبت، اشتیاق، حلب، وجد، سکر، سہو، مجد اور محو۔

جب ان صفات سے گزرتا ہے۔ تو عالم لاہوت میں پہنچتا ہے جو بے نشان عالم ہے۔ اس وقت اپنے آپ سے قطع تعلق کرتا ہے۔ اسی کو لامکان بھی کہتے ہیں۔ یہاں پر نہ گفتگو ہے نہ جستجو۔ قولہ تعالےٰ۔ اِنّ اِلیٰ رَبّكَ اَلمنتہیٰ''

پھر فرمایا۔ کہ اے درویش! عالم ناسوت نفس کی صفت ہے۔ عالم ملکوت دل کی صفت، عالم جبروت روح کی صفت، اور عالم لاہوت نظر رحمان کی صفت ہے۔ پس ہر ایک میں اس کے مناسب حال و مقام ایک خاص صفت ہے۔ چنانچہ نفس اس جہان کی طرف مائل ہوتا ہے۔ جو شیطان کا مقام ہے۔ اور دل بہشت جاودان کی طرف مائل ہوتا ہے۔ روح رحمان اور پوشیدہ اسرار کا طالب ہوتا ہے۔ جو نفس کی متابعت کرتا ہے وہ دوزخ میں جاتا ہے۔ جو دل کی تابعداری کرتا ہے۔ وہ بہشت حاصل کرتا ہے۔ جو روح کی متابعت کرتا ہے اسے قرب الٰہی حاصل ہوتا ہے۔

(اردو ترجمہ ''مفتاح العاشقین'' صفحہ 6-7)

ایک مصری مجذوب حق

(حکایت بیان فرمودہ حضرت بدایونی)

''ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ مصر میں ایک دیوانہ تھا۔ جس کی گردن میں طوق اور زنجیر تھی۔ اور بیڑیاں پاؤں میں اسی حالت میں وہ قبرستان میں بیٹھا تھا۔ کہ شیخ الاسلام ابو علی فارمدیؒ پاس سے گزرے۔ تو فرمایا کہ مرد خدا ذرا ادھر آنا۔ جب آگے بڑھا تو پاس آکر کہا۔ جب آج رات یاد الٰہی میں مشغول ہو۔ تو دوست کو میرا یہ پیغام دینا۔ کہ میرا گناہ صرف یہی تھا۔ کہ میں نے ایک مرتبہ کہا تھا۔ کہ میں تجھے دوست رکھتا ہوں سو اس کے عوض تو نے مجھے طوق اور زنجیر اور بیڑیاں پہنائیں۔ مجھے تیرے عزوجلال کی قسم کہ اگر تو ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں کی مصیبتوں کو طوق بنا کر میرے گلے میں ڈال دے۔ اور تمام جہان کو بیڑیاں بنا کر میرے پاؤں میں پہنا دے۔ تو بھی تیری محبت میرے دل سے ذرہ بھر کم نہ ہوگی۔

خواجہ صاحب اس بات پر زار زار روئے۔''

(اردو ترجمہ مفتاح العاشقین 16-17)

سالک راہ کی کٹھن منزلیں

(بیان فرمودہ حضرت خواجہ نصیر الدین چراغ دہلوی)

''میں نے اسرار العارفین میں لکھا دیکھا ہے۔ کہ جب مبتدی محبت کی مشق کرتا ہے۔ تو چار چیزیں اسے پیش آتی ہیں۔ یعنی خلق، دنیا، نفس اور شیطان۔ پس خلقت کے دور کرنے کا طریقہ گوشہ گیری ہے۔ اور دنیا کو دور کرنے کے لئے قناعت، نفس اور شیطان کے دفعئے کے لئے دمبدم اللہ تعالیٰ سے التجا کرنی چاہئے۔ چونکہ یہ دونوں قدیمی دشمن ہیں اس لئے طالب کو اللہ تعالیٰ کی محبت سے ورغلا کر غیر کی محبت میں لا ڈالتے ہیں۔

پھر فرمایا۔ کہ میں نے مونس الارواح میں لکھا دیکھا ہے کہ ایک بزرگ نے خواجہ حسن بصری علیہ الرحمتہ سے پوچھا۔ کہ آپ کتنے عرصے میں مقام محبت پر پہنچے۔ فرمایا تین دن میں پہلے روز دنیا کو ترک کیا۔ دوسرے روز آخرت کو اور تیسرے روز میں مقام محبت پہنچ گیا۔ جب یہ بات رابعہ بصری علیہ الرحمتہ نے سنی۔ تو فرمایا۔ پہنچ تو گیا لیکن دیر بعد۔ جب میں نے حق تعالیٰ کی محبت طلب کی۔ تو پہلے قدم میں اپنے تئیں گم کیا۔ دوسرے قدم میں آخرت کو۔ اور تیسرے قدم میں مقام محبت کو پہنچ گئی۔''

(اردو ترجمہ ''مفتاح العاشقین'' صفحہ 14-15)

تعارف کتب

اٰیٰتُ الرَّحْمٰنِ

حضور انور ایدہ اللہ کی منتخب فرمودہ: نمازوں میں تلاوت کی جانے والی آیات کریمہ

ناشر: لجنہ اماء اللہ لاہور
صفحات: 36

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپریل 2010ء میں یورپ کا سفر اختیار فرمایا۔ اس ایمان افروز سفر کی روئیداد روزنامہ الفضل جون 2010ء کے شماروں میں شائع ہوئی۔ اس رپورٹ کے آخر میں محترم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری لندن تحریر کرتے ہیں۔

سفر یورپ کی یہ روئیداد نامکمل رہے گی اگر میں قرآن کریم کی ان آیات اور سورتوں کا ذکر نہ کروں جن کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نمازوں میں بالعموم تلاوت فرماتے ہیں اور سفر کے دوران بھی انہی کی تلاوت کا التزام جاری رہا۔ ضمناً یہ بھی ذکر کردوں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے بھی نمازوں کے لئے بعض مخصوص آیات اور سورتوں کا انتخاب فرمایا ہوا تھا اور وہ ہمیشہ انہی کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔ مکرم منیر احمد جاوید صاحب مزید لکھتے ہیں کہ میرا ایمان ہے کہ خلفاء احمدیت نے اپنے اپنے بابرکت عہدوں میں جو انتخاب فرمائے تھے یقیناً وہ خدا کی منشاء کے تابع اور زمانے کی ضرورتوں اور تقاضوں کے پیش نظر ہوں گے۔ اس لئے احباب کو چاہئے کہ جس قدر ممکن ہو سکے وہ اپنی نمازوں میں ان کی تلاوت کا اہتمام کیا کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

لجنہ اماء اللہ لاہور نے احباب جماعت کی سہولت اور افادیت کے لئے ان منتخب شدہ آیات کی عربی عبارت مع ترجمہ کتابی صورت میں پیش کی ہیں تاکہ احباب ان آیات کی تلاوت اپنی نمازوں میں کرسکیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ترجمہ اور خوبصورت کتابت اور طباعت کے ساتھ یہ کتابچہ بہت مفید ہے، احباب کثرت سے استفادہ فرمائیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز روزانہ نمازوں میں جو تلاوت فرماتے ہیں۔

ان آیات اور سورتوں کی فہرست حسب ذیل ہے۔

دن	نماز	پہلی رکعت	دوسری رکعت
جمعہ	فجر	سورۃ الاسراء آیات 79 تا 85	سورۃ الکہف آیات 2 تا 11
	مغرب	سورۃ الفیل	سورۃ القریش
	عشاء	سورۃ الضحی	سورۃ التین
ہفتہ	فجر	سورۃ البقرہ آیات 1 تا 8	سورۃ البقرہ آیات 9 تا 17
	مغرب	سورۃ الفلق	سورۃ الناس
	عشاء	آیۃ الکرسی	سورۃ البقرہ آخری آیت
اتوار	فجر	سورۃ الکہف آیات 103 تا 107	سورۃ الکہف آیات 108 تا 111
	مغرب	سورۃ الفلق	سورۃ الناس
	عشاء	سورۃ حم سجدہ آیات 31 تا 33	سورۃ حم سجدہ آیات 34 تا 37
سوموار	فجر	سورۃ البقرہ آیات 285 تا 287	سورۃ آل عمران آیات 191 تا 195
	مغرب	سورۃ الفلق	سورۃ الناس
	عشاء	سورۃ الحشر آیات 19 تا 22	سورۃ الحشر آیات 23 تا 25
منگل	فجر	سورۃ البقرہ آیات 255 تا 258	سورۃ آل عمران آیات 26 تا 31
	مغرب	سورۃ الکافرون	سورۃ النصر
	عشاء	سورۃ الزلزال	سورۃ التکاثر
بدھ	فجر	سورۃ الکہف آیات 103 تا 107	سورۃ الکہف آیات 108 تا 111
	مغرب	سورۃ الفلق	سورۃ الناس
	عشاء	سورۃ الشّمس	سورۃ الضحیٰ
جمعرات	فجر	سورۃ البقرہ آیات 285 تا 287	سورۃ آل عمران آیات 191 تا 195
	مغرب	سورۃ الفلق	سورۃ الناس
	عشاء	سورۃ الضحیٰ	سورۃ الم نشرح

(روزنامہ الفضل 16 جون 2010ء)

اللہ تعالیٰ ہمیں یہ آیات اور سورتوں کو حفظ کرنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(ایف۔شمس)

حضرت مسیح موعود اور خلفاء احمدیہ کے ارشادات کی روشنی میں

بیوی کے حقوق اور خاوند کے فرائض کا بیان اور اثر انگیز نصائح

دوستانہ ماحول میں اخلاق فاضلہ کو اختیار کرتے ہوئے گھروں کو محبت اور پیار کا گہوارہ بنائیں

مکرم وحید احمد رفیق صاحب

مرد کی ضروری خصوصیات

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''رسول کریم ﷺ کے ساتھ تقریباً پندرہ سال کا طویل عرصہ گزارنے کے بعد حضرت خدیجہؓ نے پہلی وحی کے موقع پہ جو گواہی دی، جب وحی ہوئی اور آنحضرت ﷺ بہت پریشان تھے کہ کیا ہوگیا تو حضرت خدیجہؓ نے عرض کیا کہ بخدا اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی ضائع نہیں کرے گا۔ کیونکہ آپ صلہ رحمی کرتے اور رشتہ داروں سے حسن سلوک فرماتے ہیں اور غریبوں ناداروں کے بوجھ اٹھاتے ہیں اور معدوم ہوجانے والی نیکیوں کو زندہ کرنے والے ہیں'، یعنی جو نیکیاں ختم ہوگئی ہیں ان کو دوبارہ زندہ کرنے والے ہیں' اور سچ بولنے کے نتیجہ میں پیش آنے والی مشکلات کے باوجود حق کے ہی معین و مددگار ہیں۔ یعنی سچی بات ہی کہتے ہیں اور مہمان نواز بھی ہیں۔'' (بخاری بدء الوحی)

تو ایک انسان میں جو خصوصیات ہونی چاہییں خاص طور پر ایک مرد میں جن خصوصیات کا ہونا ضروری ہے جس سے پاک معاشرہ وجود میں آسکتا ہے وہ یہی ہے جن کا ذکر حضرت خدیجہؓ نے آپ ﷺ کے خلق کے ضمن میں فرمایا کہ صلہ رحمی اور حسن سلوک، رشتہ داروں کا خیال، ان کی ضروریات کا خیال، ان کی تکالیف کو دور کرنے کی کوشش۔ اب صلہ رحمی بھی بڑا وسیع لفظ ہے اس میں بیوی کے رشتہ داروں کے بھی وہی حقوق ہیں جو مرد کے اپنے رشتے داروں کے ہیں۔ ان سے بھی صلہ رحمی اتنی ہی ضروری ہے جتنی اپنوں سے۔ اگر یہ عادت پیدا ہوجائے اور دونوں طرف سے صلہ رحمی کے یہ نمونے قائم ہوجائیں تو پھر کیا کبھی اس گھر میں تُو تکا رہوسکتی ہے؟ کوئی لڑائی جھگڑا ہوسکتا ہے؟ کبھی نہیں۔ کیونکہ اکثر جھگڑے ہی اس بات سے ہوتے ہیں کہ ذرا سی بات ہوئی یا ماں باپ کی طرف سے کوئی رنجش پیدا ہوئی یا کسی کی ماں نے یا کسی کے باپ نے کوئی بات کہہ دی، اگر مذاق میں ہی کہہ دی اور کسی کو بری لگی تو فوراً ناراض ہوگیا کہ میں تمہاری ماں سے بات نہیں کروں گا، میں تمہارے باپ سے بات نہیں کروں گا۔ میں تمہارے بھائی سے بات نہیں کروں گا پھر الزام تراشیاں کہ وہ یہ ہیں اور وہ ہیں تو یہ زود رنجیاں چھوٹی چھوٹی باتوں پر، یہی پھر بڑے جھگڑوں کی بنیاد بنتی ہیں''۔

(خطبہ جمعہ 2 جولائی 2004ء الفضل انٹرنیشنل 21 ستمبر 2004ء صفحہ 4)

بیویوں کے رشتہ داروں اور سہیلیوں سے حسن سلوک

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''آنحضرت ﷺ کس قدر اپنی بیویوں کے رشتہ داروں سے ان کی سہیلیوں سے حسن سلوک فرمایا کرتے تھے۔ بے شمار مثالوں میں سے ایک یہاں دیتا ہوں۔

راوی نے لکھا ہے کہ آنحضرت ﷺ حضرت خدیجہؓ کی بہن ہالہ کی آواز کان میں پڑتے ہی کھڑے ہوکر ان کا استقبال کرتے اور خوش ہوکر فرماتے یہ تو خدیجہ کی بہن ہالہ آئی ہے۔ اور آپ کا یہ دستور تھا کہ گھر میں کبھی کوئی جانور ذبح ہوتا تو اس کا گوشت حضرت خدیجہؓ کی سہیلیوں میں بھجوانے کی تاکید فرمایا کرتے تھے۔

(صحیح مسلم کتاب الفضائل باب من فضائل خدیجہؓ)

لیکن یہاں تھوڑی سی وضاحت بھی کر دوں اس کی تشریح میں۔ بعض باتیں سامنے آتی ہیں جن کی وجہ سے وضاحت کرنی پڑ رہی ہے۔ کیونکہ معاشرے میں عورتیں اور مرد زیادہ مکس اپ (Mixup) ہونے لگ گئے ہیں۔ اس سے کوئی یہ مطلب نہ لے لے کہ عورتوں کی مجلسوں میں بھی بیٹھنے کی اجازت مل گئی ہے اور بیویوں کی سہیلیوں کے ساتھ بیٹھنے کی بھی کھلی چھٹی مل گئی ہے۔ خیال رکھنا بالکل اور چیز ہے اور بیوی کی سہیلیوں کے ساتھ دوستانہ کرلینا بالکل اور چیز ہے۔ اس سے بہت سی قباحتیں پیدا ہوجاتی ہیں۔ کئی واقعات ایسے ہوتے ہیں کہ پھر بیوی تو ایک طرف رہ جاتی ہے اور سہیلی جو ہے وہ بیوی کا مقام حاصل کرلیتی ہے۔ مرد تو پھر اپنی دنیا بسا لیتا ہے لیکن وہ پہلی بیوی بیچاری روتی رہتی ہے۔ اور یہ حرکت سراسر ظلم ہے اور اس قسم کی اجازت نے قطعاً نہیں دی۔ کہہ دیتے ہیں کہ ہمیں شادی کرنے کی اجازت ہے یہاں ان معاشروں میں خاص طور پر احتیاط کرنی چاہئے۔ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں، اُس بیوی کا بھی خیال رکھیں جس نے ایک لمبا عرصہ تنگی ترشی میں آپ کے ساتھ گزارا ہے۔ آج یہاں پہنچ کر اگر حالات ٹھیک ہوگئے ہیں تو اس کو دھتکار دیں، یہ کسی طرح بھی انصاف نہیں ہے۔''

(خطبہ جمعہ 2 جولائی 2004ء الفضل انٹرنیشنل 21 ستمبر 2004ء صفحہ 7)

مرد کو بیوی کا قدردان ہونا چاہئے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے ایک دفعہ آپ کو کہا کہ اے اللہ کے رسول! خدا نے آپ کو اس قدر اچھی اچھی بیویاں عطا فرمائی ہیں۔ اب اس بڑھیا (یعنی حضرت خدیجہؓ) کا ذکر جانے بھی دیں۔ تو آپ ﷺ فرماتے تھے کہ نہیں نہیں۔ خدیجہ اس وقت میری ساتھی بنی جب میں تنہا تھا۔ وہ اس وقت میری سِپر بنی جب میں بے یارومددگار تھا۔ وہ اپنے مال کے ساتھ مجھ پر فدا ہوگئیں اور اللہ تعالیٰ نے ان سے مجھے اولاد بھی عطا کی۔ انہوں نے اس وقت میری تصدیق کی جب لوگوں نے مجھے جھٹلایا۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 6 صفحہ 118 مطبوعہ بیروت)

تو یہ ہے اسوۂ حسنہ ہمارے پیارے نبی ﷺ کا۔ لیکن مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے اور ایسے معاملات سن کر بڑی تکلیف ہوتی ہے، طبیعت بعض دفعہ بے چین ہوجاتی ہے کہ ہم میں سے بعض کس طرف چل پڑے ہیں۔ بیوی کی ساری قربانیاں بھول جاتے ہیں حتّٰی کہ بعض تو اس حد تک کمینگی پر اُتر آتے ہیں کہ بیوی سے رقم لے کر اس پر دباؤ ڈال کر اس کے ماں باپ سے رقم وصول کرکے کاروبار کرتے ہیں یا زبردستی بیوی کے پیسوں سے خریدے ہوئے مکان میں اپنا حصہ ڈال لیتے ہیں اور پھر اس کو مستقل دھمکیاں ہوتی ہیں۔ اور بعض دفعہ تو حیرت ہوتی ہے کہ اچھے بھلے شریف خاندانوں کے لڑکے بھی ایسی حرکتیں کر رہے ہوتے ہیں۔ ایسے لوگ کچھ خوف خدا کریں اور اپنی اصلاح کریں۔ ورنہ یہ واضح ہو کہ نظام جماعت، اگر نظام کے پاس معاملہ آجائے تو، کبھی ایسے بے ہودہ لوگوں کا ساتھ نہیں دیتا، نہ دے گا۔ اور پھر یہی نہیں کہ لڑکے خود کرتے ہیں بلکہ ایسے لڑکوں کے ماں باپ بھی ان پر دباؤ ڈال کے ایسی حرکتیں کرواتے ہیں۔ وہ بھی یاد رکھیں کہ ان کی بھی بیٹیاں ہیں اور ان سے بھی یہی سلوک ہوسکتا ہے۔ اور اگر بیٹیاں نہیں ہیں جن کی تکلیف کا احساس ہو، بعضوں کے بیٹے ہوتے ہیں اس لیے ان کو بیٹیوں کی تکلیف کا پتہ ہی نہیں لگتا۔ تو یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کو تو جان دینی ہے، اس کے حضور تو حاضر ہونا ہے۔''

(خطبہ جمعہ 2 جولائی 2004ء الفضل انٹرنیشنل 21 ستمبر 2004ء صفحہ 7)

گھر میں رہنے کا انداز بے تکلف ہونا چاہئے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''حضرت عائشہؓ ایک روایت کرتی ہیں کہ اگر آپ ﷺ رات کو دیر سے گھر لوٹتے تو کسی کو زحمت دیے یا جگائے بغیر خود ہی کھانا تناول فرما لیتے یا دودھ ہوتا تو خود ہی لے کر نوش فرما لیتے۔

(مسلم كتاب الأشربة باب اكرام الضيف)

یہ اُسوہ ہے آنحضرت ﷺ کا لیکن بعض مثالیں ایسی سامنے آتی ہیں، عموماً اب یہ ہوتا ہے کہ مرد لیٹ کام سے واپس آتے ہیں اور یہ روز کا معمول ہے اور اگر بیوی کسی دن طبیعت کی خرابی کی وجہ سے پہلے کھانا کھا لے تو ایک قیامت برپا ہو جاتی ہے موڈ بگڑ جاتے ہیں کہ تم نے میرا انتظار

کیوں نہیں کیا۔ ہمارے معاشرے میں پاکستانی، ہندوستانی اس مشرقی معاشرے میں یہ بات زیادہ پیدا ہوتی جارہی ہے، پہلے بھی تھی لیکن پڑھے لکھے ہونے کے ساتھ ساتھ ختم ہونی چاہئے تھی، اس کی بھی اصلاح کرنی چاہئے اور "زیادہ" سے میرا مطلب یہ ہے کہ اگر ایک دو فیصد بھی ہمارے اندر ہے تب بھی قابل فکر ہے، بڑھ سکتی ہے۔ پھر اس وجہ سے خاوند تو جو ناراض ہوتا ہے بیوی سے تو ہوتا ہے، ساس سسر بھی ناراض ہو جاتے ہیں اپنی بہو سے کہ تم نے کیوں انتظار نہیں کیا۔"

(خطبہ جمعہ 2 جولائی 2004ء الفضل انٹرنیشنل 21 ستمبر 2004ء صفحہ 7)

آنحضور ﷺ کا اسوہ اپنائیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"ہمیں اپنا جائزہ لینا چاہئے کہ کیا ہم اس خوبصورت نمونہ پر، اس اسوہ پر عمل کرتے ہیں؟ بعض ایسی شکایات بھی آتی ہیں کہ ایک شخص گھر میں کرسی پہ بیٹھا اخبار پڑھ رہا ہے، پیاس لگی تو بیوی کو آواز دی کہ فریج سے پانی یا جوس نکال کر مجھے پلا دو۔ حالانکہ قریب ہی فریج پڑا ہوا ہے خود نکال کر پی سکتے ہیں اور اگر بیچاری اپنے کام کی وجہ سے یا مصروفیت کی وجہ سے یا کسی وجہ سے لیٹ ہوگئی تو پھر اس پر گرجنا، برسنا شروع کر دیا۔ تو ایک طرف تو یہ دعویٰ ہے کہ ہمیں آنحضور ﷺ سے محبت ہے اور دوسری طرف عمل کیا ہے، ادنیٰ سے اخلاق کا بھی مظاہرہ نہیں کرتے۔ اور کئی ایسی مثالیں آتی ہیں جو پوچھو تو جواب ہوتا ہے کہ ہمیں تو قرآن میں اجازت ہے عورت کو سرزنش کرنے کی۔ تو واضح ہو کہ قرآن میں اس طرح کی کوئی ایسی اجازت نہیں ہے۔ اس طرح آپ اپنی ذاتی دلچسپی کی وجہ سے قرآن کو بدنام نہ کریں۔

گھریلو زندگی کے بارے میں حضرت عائشہ صدیقہؓ کی گواہی یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ تمام لوگوں سے زیادہ نرم خو تھے اور سب سے زیادہ کریم، عام آدمیوں کی طرح بلا تکلف گھر میں رہنے والے، آپ نے کبھی تیوری نہیں چڑھائی، ہمیشہ مسکراتے رہتے تھے۔ نیز آپ فرماتی ہیں کہ اپنی ساری زندگی میں آنحضرت ﷺ نے کبھی اپنی بیوی پر ہاتھ اٹھایا نہ کبھی خادم کو مارا۔ خادم کو بھی کبھی کچھ نہیں کہا۔ (شمائل ترمذی باب ماجاء فی خلق رسول اللہ ﷺ)"

(خطبہ جمعہ 2 جولائی 2004ء الفضل انٹرنیشنل 21 ستمبر 2004ء صفحہ 6)

بیویوں کا چھوٹی چھوٹی باتوں میں خیال رکھیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"ایک روایت ہے۔ آنحضرت ﷺ کی ایک بیوی حضرت صفیہؓ تھیں جو رسول اللہ ﷺ کے شدید معاند اور یہودی قبیلہ بنو نضیر کے سردار حیی ابن اخطب کی بیٹی تھیں۔ جنگ خیبر سے واپسی پر آنحضرت ﷺ نے اونٹ پر حضرت صفیہؓ کے لئے خود جگہ بنائی۔ آپ نے جو عبا زیب تن کر رکھا تھا اسے اتار کر اور تہہ کر کے حضرت صفیہؓ کے بیٹھنے کی جگہ پر بچھا دیا پھر ان کو سوار کرتے ہوئے آپ نے اپنا گھٹنا ان کے آگے جھکا دیا اور فرمایا کہ اس پر پاؤں رکھ کر اونٹ پر سوار ہو جاؤ۔

(بخاری کتاب المغازی باب غزوۃ خیبر)

تو دیکھیں کس طرح آپ نے بیوی کا خیال رکھا۔ یہ نمونے آپ نے ہمیں عمل کرنے کے لیے دیے ہیں۔ آج کل بعض لوگ صرف اس خیال سے بیویوں کا خیال نہیں رکھتے کہ لوگ کیا کہیں گے کہ بیوی کا غلام ہو گیا ہے۔ بلکہ حیرت ہوتی ہے کہ بعض لڑکوں کے، مردوں کے بڑے بزرگ رشتہ دار بھی بچوں کو کہہ دیتے ہیں کہ بیوی کے غلام نہ بنو۔ بجائے اس کے کہ آپس میں ان کی محبت اور سلوک میں اضافہ کرنے کا باعث بنیں۔ اپنے لیے کچھ اور پسند کر رہے ہوتے ہیں، دوسروں کے لیے کچھ اور پسند کر رہے ہوتے ہیں۔"

(خطبہ جمعہ 2 جولائی 2004ء الفضل انٹرنیشنل 21 ستمبر 2004ء صفحہ 7)

نیک اور پاکیزہ نمونے

حضرت مصلح موعود بیان فرماتے ہیں:

"حضرت مسیح موعود کو میں نے بیسیوں دفعہ برتن مانجتے اور دھوتے دیکھا ہے اور میں نے خود بیسیوں دفعہ برتن مانجے اور دھوئے ہیں اور کئی دفعہ رومال وغیرہ کی قسم کے کپڑے بھی دھوئے ہیں۔"

(روزنامہ الفضل 9 دسمبر 1934ء صفحہ 11)

مرد عورت کا مربی اور محسن ہونا چاہیے

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:

"مرد کا عورت پر ایک حق زائد بھی ہے کہ مرد عورت کی زندگی کے تمام اقسام آسائش کا متکفل ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے............یعنی یہ بات مردوں کے ذمہ ہے کہ جو عورتوں کو کھانے کے لیے ضرورتیں ہوں یا پہننے کے لیے ضرورتیں ہوں وہ سب اُن کے لیے مہیا کریں۔ اس سے ظاہر ہے کہ مرد عورت کا مربی اور محسن اور ذمہ دار آسائش کا ٹھہرایا گیا ہے اور وہ عورت کے لیے بطور آقا اور خداوند نعمت کے ہے۔"

(چشمہ معرفت روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 288)

اہل خانہ کے نان ونفقہ کا اہتمام کریں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"ایک روایت میں آتا ہے آنحضرت ﷺ کا جو نمونہ گھریلو زندگی میں ہے ہر لحاظ سے مثالی اور بہترین تھا آپ اپنے اہل خانہ کے نان و نفقہ کا بطور خاص اہتمام فرماتے تھے۔ یعنی جو ان کے اخراجات ہیں ان کا خاص اہتمام فرماتے تھے۔ حتیٰ کہ اپنی وفات کے وقت بھی ازواج مطہرات کے نان نفقہ کے بارے میں تاکیدی ہدایت کرتے ہوئے فرمایا کہ ان کا خرچہ ان کو باقاعدگی کے ساتھ ادا کیا جائے۔"

(بخاری کتاب الوصایا باب نفقۃ القیم للوقت)

اس بات سے وہ مرد جو عورتوں کے مال پر نظر رکھے رہتے ہیں، انہیں یاد رکھنا چاہئے کہ یہ ذمہ داری ان کی ہے اور عورت کی رقم پر ان کا کوئی حق نہیں۔ اپنے بیوی بچوں کے خرچ پورے کرنے کے وہ مرد خود ذمہ دار ہیں۔ اس لیے جو بھی حالات ہوں چاہے مزدوری کر کے اپنے گھر کے خرچ پورے کرنے پڑیں ان کا فرض ہے کہ وہ گھر کے خرچ پورے کریں۔ اور محنت کے ساتھ اگر دعا بھی کریں تو پھر اللہ تعالیٰ برکت بھی ڈالتا ہے اور کشائش بھی پیدا فرماتا ہے۔"

(خطبہ جمعہ 2 جولائی 2004ء، الفضل انٹرنیشنل 21 ستمبر 2004ء صفحہ 7)

تقویٰ کی برکت سے گھر بنتے ہیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"جیسا کہ میں نے کہا اور جائزہ میں بھی سامنے آیا عموماً باپوں کی طرف سے یہ ظلم زیادہ ہوتے ہیں۔ اس لیے میں مَردوں کو توجہ دلا رہا ہوں کہ اپنی بیویوں کا خیال رکھیں۔ ان کے حقوق دیں۔ اگر آپ نیکی اور تقویٰ پر قدم مارنے والے ہیں تو الّا ماشاء اللہ عموماً پھر بیویاں آپ کے تابع فرمان رہیں گی۔ آپ کے گھر ٹوٹنے والے گھروں کی بجائے، بننے والے گھر ہوں گے جو ماحول کو بھی اپنے خوبصورت نظارے دکھا رہے ہوں گے۔"

(خطبہ جمعہ 10 نومبر 2006ء، الفضل انٹرنیشنل 3 جنوری 2007ء صفحہ 8)

رسول اللہ ﷺ کا نمونہ اختیار کرو

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:

"رسول اللہ ﷺ ساری باتوں کے کامل نمونہ ہیں آپ کی زندگی میں دیکھو کہ آپ عورتوں کے ساتھ کیسی معاشرت کرتے تھے۔ میرے نزدیک وہ شخص بزدل اور نامرد ہے جو عورت کے مقابلے میں کھڑا ہوتا ہے۔ آنحضرت ﷺ کی پاک زندگی کو مطالعہ کرو تا تمہیں معلوم ہو کہ آپ ایسے خلیق تھے۔ باوجودیکہ آپ بڑے بارعب تھے لیکن اگر کوئی ضعیفہ عورت بھی آپ کو کھڑا کرتی تو آپ اس وقت تک کھڑے رہتے جب تک کہ وہ اجازت نہ دے۔"

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 387)

پیار اور محبت کے ذریعے عورت سے زیادہ فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"ایک روایت ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ عورتوں سے بھلائی سے پیش آیا کرو عورت یقیناً پسلی سے پیدا کی گئی ہے۔ پسلی کے اوپر کے حصے میں زیادہ کجی ہوتی ہے اگر تم اس کو سیدھا کرنے کی کوشش کرو گے تو اسے توڑ دو گے اور تم اسے چھوڑ دو گے تو ٹیڑھی ہی رہے گی۔ پس تم اس سے بھلائی ہی سے پیش آیا کرو۔

ایک اور روایت میں ہے کہ عورت پسلی کی طرح ہے اگر تم اسے سیدھا کرنے کی کوشش کرو گے تو توڑ دو گے اور اگر تم اس سے فائدہ اٹھانا چاہو تو تم اس کی کجی کے باوجود اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہو۔ (بخاری کتاب الانبیاء باب خلق آدم وذریتہ)

اب پسلی کا زاویہ یا گولائی جو بھی ہے وہی اس کی مضبوطی ہے۔ اور انتہائی نازک حصہ بھی کسی جاندار کا اس کے حصار میں ہے۔ یعنی دل اور بعض دوسری چیزیں بھی ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ کی اس تخلیق سے انسان نے فائدہ اٹھایا ہے۔ اس لیے دیکھ لیں عمارتوں اور پلوں میں جہاں زیادہ مضبوطی دینی ہو اسی طرح گولائی دی جاتی ہے۔ تو فرمایا کہ عورت کا جو مضبوط کردار ہے اس سے اگر فائدہ اٹھانا ہے تو اس کو زیادہ اپنے مطابق ڈھالنے کی کوشش نہ کرو ورنہ فائدہ تو کیا وہ تمہارے کسی کام کی بھی نہیں رہے گی۔ لیکن یہ بھی ثابت شدہ ہے کہ عورت میں اللہ تعالیٰ نے قربانی کا مادہ بہت زیادہ رکھا ہے اگر خود نمونہ بن کر اس سے نیکی سے پیش آؤ گے تو وہ خود اپنے آپ کو تمہاری خواہشات پر قربان کرنے کے لیے ہر وقت تیار رہے گی۔ اس لیے زیادہ فائدہ سختی سے نہیں بلکہ پیار و محبت سے ہی اٹھایا جاسکتا ہے۔"

(خطبہ جمعہ 2 جولائی 2004ء الفضل انٹرنیشنل 21 ستمبر 2004ء صفحہ 8)

مکرمہ پروفیسر رشیدہ تسنیم خان صاحبہ

قادیان
میری بستی، میری یادوں کی بستی

قادیان دارالامان کی موسمِ گرما کی ایک خنک شام، محلّہ دارالعلوم کے ایک شہتوت، امرود اور آم کے پودوں سے رُکے ہوئے صحن میں ہم پانچ چھ بہن بھائی شام کا کھانا ختم کر کے بیٹھے ہیں۔ لالٹین جلانے کی تیاری ہے، کہ باہر لال بورڈنگ (تحریک جدید) کے پیچھے اونچے اونچے شیشم کے درختوں سے گھرے ہوئے کھلے میدان سے گلی محلے کی لڑکیوں کا لُلارا بلند ہوتا ہے: ''اَک دی لکڑی کڑک دا تیل۔ آؤ سہیلیو کھیڈنے دا ویل'' سنتے ہی میں اور حفیظہ باہر بھاگ جاتی ہیں......اور سامنے کھلے میدان میں ہمارے کھیل شروع ہوجاتے ہیں۔ ہم آتے ہیں ہم آتے ہیں ٹھنڈے موسم میں۔۔۔ وغیرہ وغیرہ

ابا جی (ڈاکٹر خیرالدین صاحب بٹ) نے احمدیت قبول کرنے کے بعد قادیان کے قریب بھام میں ٹرانسفر کرالی، کیونکہ ہم بچے بڑے ہو رہے تھے اور ہماری پڑھائی ضائع ہو رہی تھی، بھام سے چند میل دور قادیان میں لڑکیوں اور لڑکوں کیلئے ہائی سکول تھا اور قادیان بھام کے وٹرنری ہسپتال کے حلقے میں آتا تھا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس قدم کی برکت سے یہ بھی فیصلہ ہوا کہ قادیان دارالامان میں مستقل سکونت اختیار کرلی جائے۔ جب ہم قادیان پہنچے تو ہماری رہائش کا انتظام شہر میں ہونے تک ہمیں سرکٹ ہاؤس میں ٹھہرایا گیا۔ وہاں ہم پہلی بار لنگر کی خوشبو دار دال اور تندوری روٹیوں سے فیضیاب ہوئے جن کی یاد اب بھی بھوک جگا دیتی ہے۔ جلد ہی محلّہ دارالبرکات شرقی میں مکان کرایہ پر لے لیا گیا۔ پھر ہم دارالعلوم میں مکان لے کر اس میں منتقل ہوگئے۔ ابا جی ہر روز سائیکل پر بھام جاتے اور سرِشام قادیان واپس آجاتے۔

کچھ عرصے میں ابا جی نے اپنا مکان بنانے کیلئے پلاٹ خرید لیا۔ پلاٹ کے گرد چاردیواری کر کے مختلف پھل دار پودے لگا دیئے تھے۔ وہیں ہماری بھینس بندھی رہتی جس کیلئے ایک بیرک بنوا دی گئی تھی۔ ہم سب بچے نلکے کے پانی سے پودوں کو سرگرمی سے ہر روز سیراب کرتے کہ دیکھتے ہی دیکھتے یہ پودے ثمر بار ہوگئے۔ مکان کی تکمیل پر ہم اس میں منتقل ہوئے ہی تھے کہ پارٹیشن کا اعلان ہوگیا۔

اس زمانے میں قادیان میں ہر کھاتے پیتے گھرانے میں خالص دودھ دہی کی فراوانی کے لئے گائے، بھینس رکھی جاتی تھی۔ چنانچہ قادیان میں حضرت مصلح موعود اور نواب صاحب کے علاوہ کئی دوسرے احباب کے ہاں بھی پالتو جانور تھے۔ اس لئے ابا جی کی مدد کی ضرورت اکثر پڑتی رہتی۔ جس کے باعث اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور اور دوسرے شرفاء کے گھرانوں سے ہمارے روابط گہرے تھے۔ ہر موسم میں حضرت نواب صاحب کے باغ سے پھل ہمارے لئے سوغات کے طور پر آیا کرتے تھے۔

گھر میں ہم دو بہنوں، حفیظہ اور رشیدہ کو، باوجودیکہ حفیظہ مجھ سے دو سال بڑی تھی، بڑی چھیدی اور چھوٹی چھیدی کے ناموں سے پکارا جاتا تھا۔ بھائی مظہر اور امتیاز ہم سے بڑے تھے، اس لئے وہ ہماری کھیل میں نہیں آتے تھے۔ البتہ دونوں چھوٹے بھائی، سعید میرا اور منیر حفیظہ کا بھائی بنا کرتا تھا۔

بورڈنگ تحریکِ جدید، جسے ہم بچے سرخ بورڈنگ کہا کرتے تھے، کے ساتھ ایک آم کا باغ تھا، جسے ٹیوب ویل کے کھلے پانی سے سیراب کیا جاتا تھا، باغ کے درمیان ایک کھلا میدان تھا، جسے مستورات کے جلسے کے پنڈال کے طور پر استعمال کیا جاتا۔ بورڈنگ کے پیچھے شیشم کے اونچے اونچے درخت تھے۔ ہمارے گروی والے مکان اور ہماری اپنی زمین کے پاس بھی ایک کھلا میدان تھا، جس کے اردگرد مکانوں کی قطار تھی۔ مولوی اسماعیل صاحب دیالگڑھی کے گھر اور ہمارے گھر کے درمیان ایک گلی تھی، اور محمد اسماعیل صاحب کاتب کا گھر بھی ہمارے گھر کے پاس ہی تھا۔

جب آموں کو بور پڑ جاتا، اور چھوٹی چھوٹی امبیاں لگ جاتیں، تو ہماری موجیں ہو جاتیں، یہ ہم سب کی پسندیدہ خوراک ہوتی۔ کوئل سارا دن آم اور جامن کی گھنی ٹہنیوں میں کُو کُو کی پکار سے سر کھاتی رہتی اور ہم اس کی نکلیں اتار کر چڑاتے رہتے۔

قادیان کی بارش بھی عجیب مسحور کن ہوتی، کالی کالی گھٹائیں اُٹھتیں اور ہم سب سہیلیاں پسینے سے شرابور مل کر زور زور سے گاتیں: "کالیاں اٹاں کالے روڑ، مینہ وسادے زوروزور"! ٹھنڈی ٹھنڈی وجد آفریں ہوا کے تیز خنک جھونکوں کے جلو میں موسلا دھار چھما چھم بارش پڑتی، ہم خوشی سے چیختی چلاتی اِدھر اُدھر بارش میں بھاگتیں، شرابور ہوکر سردی سے کپکپاتی ہوئی نیلے ہونٹوں کے ساتھ برآمدے میں آجاتیں۔

اس کھیل کے میدان کی زمین ریتلی تھی اس لئے ہمارے ننگے پاؤں کے نیچے کیچڑ نہ بنتا تھا۔ ہم اپنے پاؤں کے گرد گیلی ریت تھپ کر گھروندے بناتے، باغ میں جا کر پکے پکے رس سے بھرپور جامن چنتے، بارش کے پانی میں دھو کر مزے سے کھاتے، اور سرخ سرخ بیر بوٹیاں پکڑتے اور انہیں ایک ہاتھ کی مٹھی میں اکٹھا کرتے جاتے اور اپنے اپنے گھروندوں میں لاکر چھوڑ دیتے۔

ایک دن میں اور حفیظہ جب سکول سے گھر واپس آئے تو پتہ چلا کہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے پیاری سی بہن دی ہے۔ یہ امتہ الجمیل تھی۔ میں نے اور حفیظہ نے کھانا کھانے سے پہلے پہلے سارے محلّہ میں ہر گھر کا دروازہ کھٹکھٹا کر سب کو یہ خوشخبری بتائی (جبکہ یہ ہمارے گھر کا آٹھواں بچہ تھی)۔ یہ ہم سب کی آنکھوں کا تارا تھی۔ میں اسے اٹھا نہ سکتی تھی، حفیظہ کی گودی میں سوتی جاگتی تھی۔

ابا جی اس وقت مٹاپے کی طرف مائل گورے چٹے نوجوان تھے۔ صبح ناشتے کے بعد بھام جاتے۔ اور شام سے پہلے قادیان لوٹ آتے۔ ہم سب بھاگنے کے قابل بہن بھائی ٹیوب ویل کے قریب، ابا جی کے پیشوائی کے لئے جاتے۔ اور ننھی جمیل کی سارے دن کی چھوٹی چھوٹی حرکتیں بتاتے، کاکی نے یہ کیا، کاکی نے وہ کیا، ابا جی خوشی سے سنتے۔

جلسہ سالانہ پر ہمارے ماموں بمعہ فیملیوں کے اور گاؤں ڈوگری اور ترگڑی کی ساری احمدی خواتین ہمارے گھر ٹھہرتیں اور آپا جی مہمان نوازی نہایت خوش دلی سے کرتیں۔ اس دوران ہماری خوب موج رہتی۔ حضرت مصلح موعود کی تقاریر بعض دفعہ گہری شام تک جاری رہتیں، اور ہم آپا جی کو ڈھونڈھ کر جمیل ان کی گودی میں دے آتیں۔ اور خوب پرالی پر لوٹ کر لطف اندوز ہوتیں۔ جلسہ سالانہ ہم بچوں کیلئے بہت سی انجانی خوشیاں لے کر آتا۔ کئی دن پہلے شروع ہوئی چہل پہل، پرالیوں سے بھرے گڈوں اور اونٹوں کی لمبی لمبی قطاریں اور پرالی کی سوندھی سوندھی خوشبو فضا میں ہر طرف پھیلی ہوتی۔ پرالی کے ڈھیروں پر لوٹیں لگانا، مردانہ جلسہ گاہ میں لکڑی کے پھٹوں سے بنی بیٹھنے کی سیڑھیوں پر اچھلنا کودنا ہم نے خوب انجائے کیا۔

ہمارے بڑے ماموں اور ممانی گاؤں کے رواج کے مطابق بہن کے گھر آتے ہوئے کچے چاولوں کے آٹے اور تلوں اور مونگ پھلی سے تیار کی ہوئی پنیاں لاتے۔ جلسے کی کارروائی کے بعد لوٹنے والے افراد کے لئے آپا جی گُڑ والی بڑی مزیدار چائے بناتیں، جس کا کھیسوں اور لوئیوں کی بُکلوں میں بیٹھ کر پینے کا اور ہی مزا ہوتا جو ساتھ ساتھ مونگ پھلی سے دوبالا ہو جاتا۔ مہمانوں کی آمد اور رخصت پر دل کی دھڑکن تیز کرنے والے نعرہ ہائے تکبیر۔ کیا بات تھی جلسہ ہائے سالانہ کے دنوں کی!

جلسے کے اختتام پر پرالی کی صفائی ہوتی جس کے نیچے سے پیسے ڈھونڈنا اور ساتھ ساتھ حضرت مصلح موعود کی نئی نظموں کے شعر گنگنانا بھی ہماری کھیل کا حصہ ہوتا تھا۔ جو بعد میں ربوہ میں جب تک ہمارے کالج کا میدان زنانہ جلسہ گاہ بنتا رہا، جاری رہا۔ اور ہم اپنے آپ کو Treasure island کے کھوجی کا کردار خیال کرتے ہوئے خزانے کے کھوج میں رہتے۔

گرمیوں کی چھٹیوں میں ہم ابا جی کے ساتھ بھام چلے جایا کرتے تھے۔ یہ سفر موسمِ برسات میں ہوتا۔ تانگہ کچے راستے پر چلتے ہوئے پانی کی چھپڑیوں سے بچتا بچاتا، جھٹکے کھاتا ہوا، کئی بار تو ایسا لگتا کہ اب الٹا کہ اب، چلتا رہتا۔ آپا جی نے گودی میں بچہ پکڑا ہوتا اور دعائیں کر رہی ہوتیں، مگر ہم تھے کہ ہر جھٹکے پر ہماری ہنسی کے فوارے چھٹ رہے ہوتے۔ رستے کا نظارا قابلِ دید ہوتا۔ یہ پرندوں کے انڈے بچے دینے کا موسم ہوتا تھا۔ نہر کے کنارے اونچے اونچے درختوں پر طوطوں کی چیخ و پکار، فضا میں اونچی نیچی اُڑانے بھرتی ابابیلیں، ایسا لگتا جیسے بارش کے قطروں کا تعاقب کرتی اِدھر سے اُدھر لہراتی آ جا رہی ہیں۔ فاختاؤں کی گُگو کو اور کووں کی کائیں کائیں میں کوئل کی نہایت ذو معنی اور انجانی پکار، اور ہم بچوں کا اس کی نقل میں ویسے ہی جواب دینا۔ تو قادیان سے بھام تک کا یہ دلچسپ سفر اس طرح تمام ہوتا کہ ہم ایک کچے پکے گھر کے دالان میں تانگے سے اترتے، جو سکھ سرداروں کی اونچی اونچی حویلیوں کے قریب تھا۔

آپا جی گول ٹوپی دار بُرقے میں پسینوں پسین ہوئی ہوتیں، دیکھتے دیکھتے چاروں طرف سے رُلیا، نارانی، لدھے اور مادھو نام کے نوکروں کی خواتین سے گھر جاتیں، اور ''بی بی جی سلام'' کی آوازیں چاروں طرف سے آتیں۔ ہمارے بیٹھنے کے لئے کرسیاں، چارپائیاں بچھ جاتیں، کوئی بھاگ کر ٹھنڈا پانی اور شربت بنا کر لے آتا۔ عورتیں کھانا تیار کرنے میں مصروف ہو جاتیں۔

بھام کا سارا کلچر ہندو اور سکھ تھا۔ جو ہمارے لئے عزت اور محبت ظاہر کرنے کے باوجود ہمیں اپنے برتن استعمال کرنے نہیں دیتے تھے۔ اگر کتا برتن چاٹ جاتا تو خیر، مگر ہم سے کوئی کھیلتے کھیلتے دوڑ کر نلکے سے پانی پینے لگتا، تو گھر کی مالکن بھاگ کر چیختی ہوئی آتی کہ " بی بی ٹھہرو ٹھہرو مجھے برتن پرے کر لینے دو "بھیٹ" (ناپاک) جائیں گے "۔ سکھ لڑکوں نے بھی چوٹیاں کی ہوتی تھیں۔

ہم روزانہ نہر پر جاتے، کھیتوں کے درمیان سے گزرتے ہوئے قدرتی نظاروں سے لطف اندوز ہوتے۔ جب حالات زیادہ مخدوش ہوئے تو ابا جی

کو بھام میں دوستوں نے کہا کہ چھٹیاں لے لیں، لوگوں کی نظریں بدل چکی ہیں۔قبل اس کے کہ ابا جی کچھ سوچتے آپ کی ٹرانسفر کیملپور ہوگئی۔ ہزار کوشش کی کہ ٹرانسفر رک جائے لیکن آپ کو وہاں حاضری دینا پڑی، اس طرح آپ محفوظ جگہ پر رہے۔اگرچہ ہمیں آپ سے دور قادیاں رہنا پڑا۔

حالات کے خراب ہونے سے قبل ابا جی نے دوراندیشی سے ایندھن، گندم اور دوسری ضروریاتِ زندگی جمع کرلی تھیں۔دراصل احمدیوں کو شاندار قیادت میسر تھی جو حضرت مصلح موعود کی قیادت تھی۔جماعت کو ہر لمحہ حفاظتی پیش بندیوں کی ریہرسل کرائی جاتی تھی۔ہم چھوٹے بچے سارا دن گیلی مٹی میں ایک چھوٹا سخت روڑا رکھ کر گول گول گلیلے بنایا کرتے، جو دھوپ میں سوکھائے جاتے اور سب لڑکے نشانہ بازی کی پریکٹس کرتے۔کئی بار خطرے کی گھنٹی بجا کر ریہرسل کرائی جاتی۔ بہر حال یہ ہم بچوں کیلئے تو ایک کھیل تماشا تھا۔کہ ناگہاں اعلان ہوگیا کہ ضلع گورداسپور بھارت کے حصے میں آگیا ہے، یہ سن کر ہم بچے اپنی کم فہمی کے باوجود رو پڑے۔

اب آپا جی اور باجی سارا دن ہجرت کی تیاری میں سامان باندھنے میں لگی رہتیں، ہم اس وقت اپنے مکان میں آچکے تھے۔بکائن کے درخت ہمارے صحن میں چھاؤں کئے رہتے۔ امرودوں اور قلمی آم کے درختوں کو بھی پھل لگنا شروع ہوگیا تھا۔سفید شہتوت تو اتنے مزیدار تھے کہ جب بھی آپا جی کی کوئی سہیلی ملنے آتی تو تازہ تازہ اتروا کر پلیٹ میں خاطر تواضع کرتیں۔

میں بتا رہی تھی کہ ہجرت کی تیاری میں آپا جی سارے گھر کی پیکنگ اور ساتھ لے کر جانے والے سامان کا انتخاب کرتی رہتیں۔اردگرد کے دیہات کے لوگوں نے سکھوں کی دہشت گردی کے ڈر سے قادیان میں پناہ لینی شروع کر دی تھی۔بچپن بھی کیا عجب عمر ہوتی ہے! پیارے امام کی ہدایات اور ریہرسلیں ہمیں عجیب طرح کا مزا دیتی تھیں، کہ سکھوں کے جتھے سے کیسے بچنا ہے۔۔۔وغیرہ، پھر ایک دن ایسا بھی آگیا جب قادیان سے روانہ ہونے والی بسوں کی لمبی قطار میں ہماری فیملی کا نام بھی آگیا۔ابا جی کا حکم تھا کہ ہر بچے کا صرف ایک ایک کپڑا جو اس نے پہن رکھا ہے ساتھ جائے گا۔ اس سفر کو ہم بچے تفریح کے ٹرپ کے طور پر enjoy کر رہے تھے۔میں اور حفیظہ نے چار چار خانوں والی چھوٹی چھوٹی تھیلیاں سی لی ہوئی تھیں، جن کے ایک خانے میں ہم نے خرچ کے لئے آنے (چار پیسے) کے سکے رکھنے تھے۔اس وقت 16 آنے کا ایک روپیہ اور چار پیسے کا ایک آنہ ہوتا تھا۔آپا جی نے سفر کے لئے سوجی یا آٹے کو دیسی گھی میں بھون کر، میٹھی پنجیری بنالی تھی۔اور ماش کی دال پکا کر ساتھ روٹیاں رکھ لی تھیں۔

بس میں بہت رش تھا، سعید اور منیر کو ڈرائیور کے رجسٹر وغیرہ رکھنے کے خانے میں جگہ ملی۔ میں پنجیری کی گٹھڑی پر بیٹھی۔ چار خانے کی تھیلی کی سلائی کرنے کے دوران میری انگلی میں سوئی چبھ گئی تھی اور سوجن سے پھوڑا بن گیا تھا۔جس کے درد سے میں بے حال ہو رہی تھی۔آپا جی نے میرا ہاتھ پکڑ کر سوئی سے پھوڑا پھوڑ دیا جس سے کسی قدر آرام آیا۔جب نظروں سے منارۃ المسیح اوجھل ہوگیا تو ہم سب لوگوں کی سسکیاں نکل گئیں۔

برسات کی وجہ سے کیچڑ کے باعث سڑک اتنی خراب تھی کہ بعض جگہوں سے بسوں کا گزرنا مشکل تھا، خدام جو زیادہ تر بسوں کی چھتوں پر تھے اُترتے اور اردگرد سے گنے اور گھاس پھونس توڑ کر بچھا کر راستہ بنادیتے تب کہیں بسیں گزر سکتیں۔ سخت گرمی تھی، خواتین نے برقعے پہنے ہوئے تھے اور ان کا پسینے سے برا حال تھا۔کبھی کبھی تازہ ہوا کا جھونکا غنیمت تھا۔

جب بھوک لگی، تو معلوم ہوا دال میں تو بو پڑ چکی ہے۔افواہ عام تھی کہ اردگرد کے سب کنوؤں میں زہر ڈالا گیا ہے، اس لئے ابا جی پینے کے لئے چھپڑ کا پانی لاتے، جو چھپڑی پر کپڑا ڈال کر اوپر سے نتھار کر گزارے کے قابل تھا۔ بڑے تو شدید پیاس میں دو گھونٹ پی بھی لیتے، جمیل رو رو کر بدحال ہو جاتی اور نہ پیتی کہ پانی گندہ ہے۔ چھوٹا بھائی محمد حنیف ماں کے دودھ پر تھا، اس کا مسئلہ پریشان کن نہیں ہوا۔راستہ میں جہاں پروگرام ہوتا کہ سواریاں نیچے اتر کر ٹانگیں کھول لیں، ابھی آخری سواری اتری نہ ہوتی کہ شور پڑ جاتا کہ نزدیک کے گاؤں سے حملہ آوروں کا خطرہ ہے، چنانچہ نہایت افراتفری میں سارے لوگ پھر بسوں میں سوار ہو جاتے۔ قادیان اور لاہور کا درمیانی فاصلہ تقریباً 70 میل کے قریب ہے۔جس کے دوران لاقانونیت کی وجہ سے جانوں اور عزتوں کے خطرے نے باشعور لوگوں کو عذاب میں مبتلا کیا ہوا تھا۔ رات بٹالہ پہنچے تو بسوں سے اتر کر آپا جی برساتی پانی سے گیلی جگہ پر چادریں ڈال کر ہم سب بچوں کے ساتھ لیٹ گئیں۔اس جگہ کے کیچڑ اور بو کی وجہ سے جمیل کے سارے جسم پر چھالے آ گئے۔ ہمارے ایک جاننے والوں کی بچی کی تو ان چھالوں کے باعث ایک آنکھ ضائع ہو گئی۔ بہرحال ہمارا قافلہ واہگہ پہنچا۔ وہاں پر خدام نے نہایت سرگرمی سے ہمیں خوش آمدید کہا اور چنے اور نان کھلائے۔ یہ ہجرت بھی کیا قیامت تھی!

جن لوگوں کا پاکستان میں کوئی عزیز نہیں تھا ان کے ٹھہرنے کا انتظام جودھامل بلڈنگ اور جسونت بلڈنگ میں کیا گیا تھا۔ ہمیں ہمارے ماموں لینے آئے ہوئے تھے۔ چنانچہ چکیاں ماڈل ٹاؤن پہنچے، تانگے سے اترتے ہی ہم دونوں بہنیں سب سے پہلے پہنچنے کی دوڑ میں صحن میں داخل ہوئیں تو نانی امی ہمیں دیکھ کر سجدے میں پڑ گئیں۔ ہم دونوں کے پاس انہیں سنانے کو بہت خبریں تھیں۔

ابا جی کو اس وقت میں نے سفر کے بعد پہلی بار دیکھا، رستہ بھر بے چارے پتہ نہیں کس حالت میں رہے۔ ماں جی سے ملتے وقت خدا جانے کن کن خطرات سے بچ آنے کے تشکر کے آنسوؤں کی نمی کو بار بار صاف کر رہے تھے۔ ابا جی اس وقت شرٹ اور گیلس والی نیکر پہنے ہوئے تھے۔ اب میں سوچتی ہوں، کہ ایک نوجوان خوبصورت بیٹی اور چھ کمسن بچوں کے ساتھ آپا جی اور ابا جی کا ہجرت کے دوران کیا حال ہوا ہوگا، جبکہ فون وغیرہ نہ ہونے کے باعث دو بڑے بیٹوں کو ہمارے مخدوش حالات سے بے خبری تھی۔

کچھ عرصے بعد دونوں بھائی بھی لاہور میں ہم سے آملے، ہم پھر خانقاہ ڈوگراں آگئے اور اس طرح پاکستان میں ابا جی کی نارمل سرکاری ڈیوٹی شروع ہوگئی اور ہمیں سکولوں میں داخل کرا دیا گیا۔ پھر پنڈی بھٹیاں اور آخر میں ہم حافظ آباد آگئے۔ اس دوران ربوہ میں مکان بننے پر ہم دارالصدر شمالی میں رہائش پذیر ہوگئے۔

میری پیدائش 1937 میں بڈھے گورائے ضلع سیالکوٹ میں ہوئی، پارٹیشن سے پہلے اور بعد، ابا جی کی ٹرانسفر مختلف قصبات، پنڈی بھٹیاں، خانقاہ ڈوگراں، شاہکوٹ، حافظ آباد، کیملپور، بھام وغیرہ میں ہوتی رہی۔ میرے بچپن کا کچھ نہ کچھ حصہ ان قصبات میں گزرا۔ جبکہ سکول کے دو تین ابتدائی سال قادیان میں اور ہائی سکول اور کالج کا زمانہ ربوہ میں۔ اب جبکہ میں پیچھے مُڑ کر دیکھتی ہوں، تو وہ زمانہ جو قادیان اور ربوہ میں گزرا میری زندگی کا سب سے پُرامن چین اور خوشیوں سے بھرپور بہترین زمانہ تھا۔ ان دونوں شہروں کا ماحول اور لوگوں کا ایک دوسرے سے میل ملاپ، محبت، صلح وآشتی احمدی اقدار کی پیروی کی شاندار مثال پیش کرتے جس کے باعث ان دونوں شہروں کے بڑے، چھوٹے، مرد اور مستورات نمایاں طور پر دوسرے قصبات کے لوگوں سے یکسر مختلف تھے۔ خلافت کی نگرانی اور راہنمائی میں باقاعدہ تعلیمی جلسے، تربیتی اجلاس، بچوں بڑوں کے لئے قرآن کلاسیں اور لحہ لحہ کان میں پڑتی نیکی کی باتوں نے خوفِ خدا اور عظمتِ انسانی ان دو بستیوں کے باسیوں کے دلوں اور دماغوں میں رنگ قوم کی تفریق ملیامیٹ کر کے راسخ کردی تھی۔

آج ہم وہی اقدار وہی خدائی معاشرہ دنیا کے ہر علاقے کے احمدیوں میں جاگزین اور زندہ دیکھتے ہیں۔ آج قادیان اور ربوہ کی بستیاں خوابوں کی بستیاں نہیں رہیں بلکہ عالمی جیتی جاگتی بستیاں ہیں، اور مسیحِ پاک کو جو خدا تعالیٰ نے خوشخبری دی تھی کہ "میں تیری (دعوت) کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا" کا نظارا چمکتے سورج کی طرح پیش کئے ہوئے ہیں اور نہ ماننے والوں کی آنکھوں کو خیرہ کئے ہوئے احمدیت کی حقانیت پر خدائی مہر ثبت کر رہی ہیں۔

❀......❀......❀

قرآن کی سفارش

حضرت عمرو بن شعیب اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن قرآن کریم کو ایک آدمی کی شکل دی جائے گی پھر اس شخص (حافظ قرآن) کو لایا جائے گا جس نے اس کو یاد کیا اور قرآن کریم میں مندرج فرائض کو ضائع کیا ہوگا، اس کی حدود پھلانگی ہوں گی، اطاعت کی بجائے مخالفت کی ہوگی اور ہمیشہ اس سے متضاد اعمال پر کمربستہ رہا ہوگا تو اس کے بارہ میں قرآن کریم کہے گا: اے میرے رب! تو نے میری آیات کو ایسے برے حافظ کے سپرد کیا جس نے میری حدود پھلانگیں، میرے فرائض کو ضائع کیا، میری اطاعت ترک کردی اور معصیت پر کمربستہ رہا۔ اس طرح قرآن کریم اس شخص کے خلاف حجت قائم کرے گا۔ حتیٰ کہ قرآن کریم کو ایسے شخص پر اختیار دیا جائے گا اور وہ اس کو پکڑ لے گا اور نہیں چھوڑے گا یہاں تک کہ اس کو منہ کے بل دوزخ میں پھینک دے۔ ایک دوسرے حافظ قرآن کو لایا جائے گا جس نے قرآن کریم کی حدود کی حفاظت کی ہوگی، اس کے فرائض پر عمل کیا ہوگا، اس کی اطاعت کی ہوگی اور اس کی معصیت سے بچتا رہا ہوگا تو قرآن کریم اس کے متعلق الگ انداز سے پیش آئے گا اور کہے گا۔ اے میرے رب! تو نے میری آیات کو اچھے حامل قرآن کے سپرد کیا۔ اس نے میری حدود کی حفاظت کی، میرے فرائض پر عمل کیا، میری اطاعت اور پیروی کی اور میری نافرمانی سے بچتا رہا۔ پس قرآن کریم اس کے حق میں حجت قائم کرے گا حتیٰ کہ قرآن کریم کو اس شخص کے متعلق بھی اختیار دیا جائے گا جس پر وہ اسے پکڑ لے گا اور نہیں چھوڑے گا یہاں تک کہ اس کو استبرق کی پوشاک پہنائے گا، اس کے سر پر شاہی تاج رکھے گا، اور اسے (جنت کی) شراب پلائے گا۔

(مصنف ابن ابی شیبة، کتاب فضائل القرآن، باب من قال یشفع القرآن لصاحبه یوم القیامة جزء6 صفحه 129)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم احمد عرفان صادق صاحب مربی سلسلہ چکوال شہر تحریر کرتے ہیں۔

ہمارے پیارے بیٹے سلمان احمد واقف نو نے ساڑھے آٹھ سال کی عمر میں قرآن مجید کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ قرآن مجید پڑھانے کی سعادت اس کی والدہ محترمہ صوفیہ عرفان صاحبہ کو حاصل ہوئی۔ 7 نومبر 2011ء کو عیدالاضحیٰ کی ادائیگی کے بعد بیت الذکر چکوال میں تقریب آمین میں خاکسار نے بچے سے قرآن سنا اور دعا کروائی۔ نیز مورخہ 8 نومبر 2011ء کو شاہدرہ لاہور میں بھی تقریب آمین ہوئی جس میں بچے کے دادا مکرم ڈاکٹر محمد صادق صاحب آف شاہدرہ لاہور نے قرآن سنا اور دعا کروائی موصوف مکرم عبدالعزیز خان صاحب آف خوشاب حال شاہدرہ لاہور کا نواسہ ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو ہمیشہ قرآن مجید پڑھنے اور سمجھنے کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے اور اس پر عمل کرتے ہوئے اپنا عبد بنائے اور خلیفہ وقت اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے رکھے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم شیخ حامد احمد خالد صاحب نیو جرسی امریکہ تحریر کرتے ہیں۔

محترمہ امۃ العزیز ادریس صاحبہ بنت حضرت ڈاکٹر حافظ بدرالدین احمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعود (سابق اعزازی مربی نیروبی و بورینو انڈونیشیا) مورخہ 25/اکتوبر 2011ء کو بعد نماز فجر بقضائے الٰہی 83 سال کی عمر میں وفات پا کر خالق حقیقی کے حضور حاضر ہوگئیں۔ 27/اکتوبر کو بیت الہادی میں مکرم مولانا داؤد حنیف صاحب نائب امیر امریکہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور 28/اکتوبر کو قبل از دوپہر ''ولنگ برو'' کے قبرستان کے حلقہ موصیان میں تدفین کے بعد محترم مولانا صاحب نے ہی دعا کروائی۔ مورخہ 31/اکتوبر 2011ء کو پیارے آقا سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت مرحومہ کی نماز جنازہ غائب بمقام بیت الفضل لندن قبل نماز ظہر پڑھائی۔ مرحومہ مکرم مرزا محمد ادریس صاحب سابق مربی انڈونیشیا کی اہلیہ، قدیم خادم سلسلہ حضرت الحاج خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب سابق ناظر مال و امام بیت الفضل لندن کی پوتی اور حضرت الحاج حکیم ماسٹر مولوی عمرالدین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے تھیں۔ مرحومہ کا ننھیالی خاندان افغانستان سے ہجرت کر کے قادیان دارالامان آیا تو اپنے وقت پر حسب موقع حضرت المصلح موعود نے ابن فرزند علی محترم ڈاکٹر حافظ بدرالدین صاحب کی شادی محترم سید فقیر محمد صاحب آف کابل کی دختر نیک اختر محترمہ سراج بی بی صاحبہ سے طے فرمائی اور پھر اس نئے احمدی جوڑے کو اللہ نے اپنے فضل سے تین بیٹیوں اور دو بیٹوں سے نوازا۔ آپ 1928ء میں پیدا ہوئیں اور ابتدائی 35 سال اپنے بزرگ والدین کی راہنمائی نگرانی اور سرپرستی میں افریقہ، انڈونیشیا بورنیو کی جماعتوں میں دینی ذوق وشوق سے خدمت گزار مستعد رکن لجنہ رہیں۔ 1962ء میں اپنے والد صاحب کے عارضہ قلب کی وجہ سے والدین اور اپنے بچوں کو لے کر ربوہ آ گئیں۔ جہاں مکرم حافظ ڈاکٹر صاحب کا جلد انتقال ہو گیا اور بہشتی مقبرہ میں آسودہ خاک ہیں۔ بعدۂ مرحومہ کو لجنہ کے مرکزی دفتر میں بطور آفس سیکرٹری 23 سال تک خدمت کی توفیق ملی۔ اپنے واقف زندگی خاوند کی ریٹائرمنٹ پر 1991ء کے بعد آپ اپنے بچوں کے پاس امریکہ چلی گئیں وہاں بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے گزشتہ بیس سالوں سے مختلف خدمات سلسلہ ادا کرتی رہیں۔ امریکی لجنہ کیلئے بڑی باقاعدگی سے ایک گھنٹہ کی ہفتہ وار قرآن کلاس (بذریعہ انٹرنیٹ/ ٹیلی فون) لیتی رہیں۔ اور خدا کے فضل سے 26 پاروں کی تدریس مکمل کر چکی تھیں۔ مرحومہ نے سوگواران میں چار بیٹیاں، محترمہ صبیحہ مرزا صاحبہ، محترمہ حمیدہ حامد صاحبہ امریکہ، محترمہ بشریٰ محمود صاحبہ کینیڈا، محترمہ ناصرہ خان صاحبہ لندن، دو بیٹے مکرم مرزا انیس احمد صاحب اور مکرم ڈاکٹر مرزا انس احمد صاحب نیو جرسی امریکہ یادگار چھوڑے ہیں۔ سب اپنے اپنے گھروں میں بفضل اللہ شاد آباد اور صاحب اولاد ہیں۔ تمام احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے، اپنی رضا کی جنت میں بلند درجہ اور سب پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین

جامعہ احمدیہ کا تعلیمی وفد

26 نومبر 1932ء کو مولوی ارجمند خان صاحب کی قیادت میں انتیس افراد پر مشتمل جامعہ احمدیہ کا ایک وفد قادیان سے روانہ ہوا۔ اور 9 دسمبر 1932ء کو واپس مرکز میں پہنچا۔ اس دورہ کے اصل محرک مولوی ظہورالحسن صاحب مولوی فاضل تھے۔

یہ وفد جامعہ کی تاریخ میں اپنی نوعیت کا پہلا وفد تھا جس نے قادیان سے چل کر جالندھر، پھلور، لدھیانہ، انبالہ شہر، دہلی، علی گڑھ اور میرٹھ سے ہوتے ہوئے دیوبند اور سہارنپور تک کا ایک لمبا سفر طے کیا۔ اور اس وفد کی ایک عجیب خصوصیت یہ تھی کہ اس کے ارکان دن کو کھیلوں کے میچ میں داد تحسین حاصل کرتے اور رات کو اپنی پر جوش اور معلومات افزاء تقریروں سے لوگوں کو ورطہ حیرت میں ڈال دیتے تھے کہ سبز عمامے پہننے والے قادیان کے عالم بھی عجیب قسم کے ہیں کہ کھیل اور لیکچر ہر دو فنون میں یدطولیٰ رکھتے ہیں۔ وفد جہاں جہاں پہنچا اس کا گرمجوشی سے استقبال کیا گیا اور ہر جگہ اپنی (دعوت الی اللہ) وتفریحی صلاحیتوں سے دھوم مچا دی۔

جالندھر چھاؤنی میں وفد نے جلسہ منعقد کرنے کے علاوہ گورنمنٹ ہائی سکول کو ہاکی کے میچ میں تین گول سے شکست دی۔

پھلور میں پولیس ٹریننگ سکول کے ساتھ میچ ہوا۔ جس میں ارکان وفد نے کھیل کا اس قدر شاندار مظاہرہ کیا کہ بار بار نعرہ ہائے تحسین بلند ہوتے تھے دوسرے ہاف میں جامعہ نے گول کر دیا جس کے بعد کھیل بے حد تیز ہوگئی اور عین اس وقت جبکہ پانچ منٹ باقی تھے پولیس نے گول اتار دیا۔ وہاں کے لوگوں کا بیان تھا کہ اس قدر دلچسپ میچ پھلور میں پہلے کبھی نہیں ہوا۔ میچ کی قابل ذکر بات یہ تھی کہ کھیل کے دوران جامعہ کے وفد کی طرف سے ٹیم کو WELLDONE کی بجائے حبذا کہا جاتا تھا۔ چند منٹ بعد تمام ٹریننگ پولیس کلب حتیٰ کہ دو یورپین آفیسروں نے بھی یہی لفظ استعمال کرنا شروع کر دیا۔

لدھیانہ میں جلسہ بھی ہوا اور پولیس کلب کے ساتھ میچ بھی۔ جس میں جامعہ نے پولیس کلب کو ایک گول سے ہرا دیا۔

انبالہ میں لوگوں کو وفد دیکھ کر حیرانی پیدا ہوئی ایک شخص کو جب معلوم ہوا کہ یہ لوگ قادیان سے آئے ہیں تو کہنے لگے کہ تبھی ان کے چہروں سے نور اور نیکی کی شعاعیں نکل رہی ہیں۔ یہاں بھی جلسہ کے علاوہ جامعہ کا انبالہ کی مشہور کلب ایل۔ایل۔بی سے ہاکی کا زبردست مقابلہ ہوا۔ جس میں کامیابی کا سہرا جامعہ کی ٹیم کے سر رہا۔

علی گڑھ میں وفد کی سرگرمیاں زیادہ تر مسلم یونیورسٹی کے شعبہ جات کو دیکھنے اور ایک انگریزی مباحثہ سننے تک محدود رہیں۔ علی گڑھ کالج میں ان دنوں ایک اردو مباحثہ بھی منعقد ہو رہا تھا جس میں جامعہ احمدیہ کی طرف سے شیخ مبارک احمد صاحب فاضل کی شمولیت کا فیصلہ ہو چکا تھا مگر چونکہ اصل قرارداد کے الفاظ قرآنی تعلیم کے خلاف تھے اس لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی ہدایت پر یہ فیصلہ منسوخ کر دیا گیا۔

دہلی میں جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں طلبائے جامعہ نے مختلف مضامین پر تقاریر یں کیں نیز دہلی کے مختلف حلقوں سے متعارف ہونے کے لئے ارکان کی متعدد پارٹیاں ترتیب دی گئیں جنہوں نے اپنا مفوضہ کام نہایت خوبی کے ساتھ انجام دیا۔

میرٹھ میں بھی اخذ معلومات کا یہ سلسلہ جاری رہا اور عربی درسگاہوں، مذہبی انجمنوں اور اخبارات کے طرف پارٹیاں بھجوائی گئیں۔ یہاں وفد نے دو میچ کھیلے۔ ایک سناتن دھرم ہائی سکول سے دوسرا یونین کلب میرٹھ سے دونوں میں شاندار کامیابی حاصل کی۔ لوگوں کو جب بتایا گیا کہ یہی لوگ رات کو لیکچر بھی دیں گے تو وہ بہت حیران ہوئے اور کہنے لگے کہ مسلمانوں کے مولوی تو حجروں میں بند رہنے کو اسلام سمجھتے ہیں مگر قادیان نے ایسے علماء پیدا کئے ہیں جو دنیوی امور میں بھی دسترس رکھتے ہیں۔

غرضیکہ وفد کا یہ دعوت الی اللہ و تعلیمی اور معلوماتی سفر ہر لحاظ سے کامیاب رہا اور احمدی جماعتوں میں حرکت پیدا کرنے اور غیروں میں احمدیت کے اثر ونفوذ کا ایک مؤثر ذریعہ ثابت ہوا۔

(تاریخ احمدیت جلد 6 صفحہ 81)

ملازمت کے مواقع

ایک نجی بینک کو آفس میں کام کرنے کیلئے میل فی میل سٹاف کی فوری ضرورت ہے نوجوانوں کیلئے گریجوایشن اور کسی ادارے میں بطور کیشیئر کام کرنے کا تجربہ ضروری ہے جبکہ فی میل کا گریجوایٹ ہونا ضروری ہے۔ ضرورت مند احباب وخواتین اپنی C.V اور تعلیمی اسناد کی نقول جلد از جلد نظارت صنعت وتجارت (صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ) میں جمع کروائیں۔

(نظارت صنعت وتجارت)

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

آٹھویں سالانہ علمی ریلی 2011ء

(مجلس انصاراللہ پاکستان)

اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے مجلس انصاراللہ پاکستان کو اپنی آٹھویں سالانہ علمی ریلی 2011ء مورخہ 18 تا 20 نومبر بمقام احاطہ دفاتر مجلس انصاراللہ پاکستان منعقد کرنے کی توفیق سعید حاصل ہوئی۔ سالانہ علمی ریلی 2011ء کا افتتاح 18 نومبر بروز جمعۃ المبارک سہ پہر سوا چار بجے محترم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان نے کیا۔ افتتاحی تقریب اور خطبہ جمعہ حضور انور سننے کے بعد علمی مقابلہ جات کا باقاعدہ آغاز ہوا۔ اس موقع پر مندرجہ ذیل مقابلے ہوئے۔ تلاوت قرآن، حفظ قرآن، نظم خوانی، بیت بازی (بین الاضلاع) دینی معلومات، فی البدیہہ تقریری مقابلہ اور تقریری مقابلہ معیار خاص (بین العلاقہ)

دوسرے دن رات کو ایک خصوصی نشست ''خلافت احمدیہ'' کچھ یادیں کچھ باتیں منعقد کی گئی جس میں محترم مولانا جمیل الرحمن رفیق صاحب اور محترم سید میر محمود احمد ناصر صاحب نے خلافت ثانیہ کے حوالے سے اپنی حسین یادوں کا تذکرہ کیا اور دلوں کو گرمایا۔ یہ مجلس دو گھنٹے جاری رہی۔ خواتین کیلئے بھی محدود انتظام کیا گیا تھا جنہوں نے سرائے ناصر نمبر 1 میں کلوز ڈ سرکٹ ٹی وی کے ذریعے یہ پروگرام سنا۔

دوران علمی ریلی نماز جمعہ اور دیگر نمازوں کا انتظام ایوان محمود میں، خوراک کیلئے پکوائی کا انتظام احاطہ انصاراللہ میں جبکہ طعام گاہ سبزہ زار میں بنائی گئی تھی۔ رہائش کیلئے سرائے ناصر انصاراللہ، سرائے محمد وقف جدید، سرائے خدمت خدام الاحمدیہ اور سرائے فضل عمر تحریک جدید استعمال کئے گئے۔

سالانہ علمی ریلی کی اختتامی تقریب مورخہ 20 نومبر 2011ء کو دوپہر سوا ایک بجے ایوان ناصر میں منعقد ہوئی۔ محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی اس تقریب کے مہمان خصوصی تھے۔ تلاوت قرآن کریم، عہد اور نظم کے بعد مکرم ڈاکٹر سلطان احمد مبشر صاحب قائد تعلیم مجلس انصاراللہ پاکستان نے سالانہ علمی ریلی کی رپورٹ پیش کی اور بتایا کہ موجودہ مخصوص حالات کی بناء پر مقابلہ جات کم کر کے صرف 7 مقابلے منعقد کرائے جاسکے اور شرکاء کی تعداد کو بھی محدود کر دیا گیا تھا۔ امسال 32 اضلاع کی 92 مجالس کے 183 انصار نے شرکت کی۔ رپورٹ کے بعد محترم مہمان خصوصی نے علمی ریلی کے مقابلہ جات میں نمایاں اعزاز پانے والے انصار، اضلاع اور علاقہ جات میں انعامات، اسناد اور شیلڈ تقسیم کیں۔ امسال بہترین ناصر مکرم رفیع احمد طاہر صاحب سانگلہ ہل ضلع ننکانہ صاحب، بہترین مجلس ربوہ اور بہترین ضلع کراچی رہا۔

تقسیم انعامات کے بعد محترم مہمان خصوصی نے تقریب میں شامل انصار کو قیمتی نصائح سے نوازا اور اجتماعی اختتامی دعا کروائی۔ آخر پر تمام شرکاء کی خدمت میں ظہرانہ پیش کیا گیا۔

تبدیلی نام

مکرم محمد اعجاز صاحب ولد مکرم محمد شفیع صاحب ساکن طاہر آباد غربی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔ میں نے اپنا نام اعجاز احمد سے تبدیل کر کے محمد اعجاز رکھ لیا ہے۔ آئندہ مجھے اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے۔

ریڈ کریسنٹ ڈے

مورخہ 26 نومبر صبح 10 بجے گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ میں ریڈ کریسنٹ ڈے منعقد کیا جائے گا۔ کھانے پینے کی اشیاء کے سٹال لگائے جائیں گے۔ طالبات بچے اور اولڈ سٹوڈنٹ اس میں شامل ہو کر اسے کامیاب کریں۔

(پرنسپل گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ)

ربوہ میں طلوع وغروب 25۔نومبر

طلوع فجر	5:16
طلوع آفتاب	6:43
زوال آفتاب	11:54
غروب آفتاب	5:07

قابل اعتماد مفید و مجرب ادویہ

زدجام عشق	1500/-	شباب آور موتی	700/-
زدجام عشق خاص	9000/-	معجون فلاسفہ	100/-
نواب شاہی	9000/-	حب ہمزاد	90/-
سونے چاندی گولیاں	900/-	تریاق مثانہ	300/-

کامیاب علاج۔ ہمدردانہ مشورہ
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434,6211434

Ph:6212868
Res:6212867
خالص سونے کے زیورات
Mob: 0333-6706870
میاں اظہر احمد
میاں مظہر احمد
فینسی جیولرز
محسن مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

خواتین کے پیچیدہ، مردوں کے پوشیدہ نفسیاتی، جسمانی، ذہنی امراض
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون: 0334-7801578

چلتے پھرتے بروکروں سے سیمپل اور ریٹ لیں۔
وہی ورائٹی ہم سے 50 پیسے یا 1 روپیہ کم ریٹ میں لیں
گنتیا (معیاری پیمائش) کی گارنٹی کے ساتھ
ہماری خواہش ہے کہ آپ کی لاعلمی کی وجہ سے کوئی ناجائز فائدہ نہ اٹھا سکے۔
اظہر ماربل فیکٹری
15/5 باب الابواب درہ سٹاپ ربوہ
فون فیکٹری: 6215713 گھر: 6215219
پروپرائٹر: رانا محمود احمد موبائل: 0332-7063013

موسم سرما کی نئی ورائٹی ڈسکاؤنٹ ریٹ کے ساتھ
ورلڈ فیبرکس
0333-6550796
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ نزد یوٹیلیٹی سٹور ربوہ

LEARN German LANGUAGE
By German Lady Teacher
صرف خواتین کے لیے
Contact #: 0302-7681425 & 047-6211298

جینٹس، بوائز، شلوار قمیص، ویسٹکوٹ
گرلز سوٹ 1 سال تا 38 سائز، لیڈیز کیلئے ٹراؤزر، بے شمار ورائٹی
رینبو فیشن ریلوے روڈ ربوہ
6214377

سٹار جیولرز
سونے کے زیورات کا مرکز
حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
047-6211524
0336-7060580
طالب دعا: تنویر احمد

نیا سال ہم سب کو مبارک ہو
ہمارے واسطے یہ سال رحمت ہو بشارت ہو
الرفیع بینکوئیٹ ہال
فل ایئرکنڈیشنڈ • فیکٹری ایریا حلقہ سلام ربوہ • تمام سہولیات کے ساتھ
رشید برادرز گولبازار ربوہ
Shop: 047-6211584
Hall: 047-6216041
Rasheed uddin 0300-4966814
Aleem uddin 0300-7713128
ربوہ کا پہلا شادی ہال جس میں مردوں اور خواتین کیلئے علیحدہ ہال

FR-10

اہالیان ربوہ کیلئے خوشخبری
مہنگائی کے اس زمانہ میں کپڑے کی قیمتوں میں حیرت انگیز کمی
ناصر نایاب کلاتھ کی سالانہ گرینڈ سیل جاری ہے
مردانہ و زنانہ تمام قسم کی ورائٹی کا نیا سٹاک جلد آئیں فائدہ اٹھائیں
ناصر نایاب کلاتھ گلی نمبر 1 ریلوے روڈ
فون: 0476213434
موبائل: 0323-4049003

معیار اور مقدار کے ضامن
منور جیولرز ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
047-6211883,0321-7709883

دانتوں کا معائنہ مفت ☆ عصر تا عشاء
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ